Regd No. L. 5254
بسم اللہ الرحمن الرحیم
رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ۔ عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ الفضل لاہور

یوم چہارشنبہ

شرح چندہ
سالانہ ۲۱ روپے
ششماہی ۱۱ ”
سہ ماہی ۶ ”
ماہوار ۲½ ”

فی پرچہ ۱ ۔

۱۶ محرم ۱۳۶۹ھ

جلد ۳	۹ نبوت ۱۳۲۸ ہش	۹ نومبر ۱۹۴۹ء	نمبر ۲۵۶

محترم نواب عبد اللہ خان صاحب کی صحت کے متعلق اطلاع

لاہور ۸ نومبر۔ محترم نواب عبد اللہ خان صاحب کے متعلق اطلاع مظہر ہے کہ آج بخار سے آرام ہے اور Congestion کو بھی آگے کی نسبت آرام ہے۔ کمزوری ابھی بہت ہے۔ احباب نواب صاحب کی صحت کاملہ کے لئے دعا جاری رکھیں ؛

اسلامستان سے میری مراد مشرق وسطیٰ کے اسلامی ممالک کے متحدہ بلاک سے ہے

لنڈن ۸ نومبر۔ کل پاکستان مسلم لیگ کے صدر چودھری خلیق الزمان کو جو حال ہی میں مشرق وسطیٰ کے اسلامی ممالک کا دورہ کر کے یہاں آئے ہیں۔ لنڈن مسلم لیگ۔ آزاد کشمیر مسلم لیگ۔ لنڈن مسجد کے امام اور ووکنگ مسجد کے امام کی طرف سے ایک دعوت استقبال دی گئی۔ جس کے بعد چودھری صاحب موصوف نے حاضرین کو خطاب بھی کیا۔ تقریر کے بعد آپ نے اس سوال کے جواب میں کہ وہ اپنی جدوجہد میں کس حد تک کامیاب ہوئے ہیں۔ چودھری صاحب نے سٹار کے نمائندے کو بیان دیتے ہوئے کہا۔ ایک نئے نظریئے کی حیثیت سے مجھے جس قدر کامیابی ہوئی ہے وہ کچھ معنے رکھتی ہے لوگوں نے اس پر سنجیدگی سے غور کرنا شروع کر دیا ہے آپ نے کہا عرب لیگ نے متحدہ دفاعی سکیم کا ریزولیوشن پاس کر کے میرے کام کو اور زیادہ آسان کر دیا ہے۔ اور میرا خیال ہے کہ عرب لیگ سے باہر ممالک بھی اس معاملے پر غور کریں گے۔ آپ نے کہا جب میں اسلامستان کہتا ہوں تو میری مراد دراصل مشرق وسطیٰ کے متحدہ بلاک ہی سے ہوتی ہے۔ آپ نے کہا مغربی ممالک کے پاس معاہدہ اوقیانوس ہے۔ اور یہ گروپ بازی تقاضہ کرتی ہے۔ کہ مشرق وسطیٰ کے اسلامی ممالک کا بھی کوئی گروپ ہو۔ اگر معاہدہ اوقیانوس کسی خطرے کی بناء پر تھا۔ تو آج ان ممالک سے بڑھ کر اور کسی کو خطرہ نہیں۔ چین غیر کے ہاتھ میں جا چکا ہے۔ اور درمیان میں اب رہ کیا گیا ہے صرف خلیج فارس اور بحیرہ روم لہٰذا میرے خیال میں ان ممالک کا ایک بلاک ہونا نہایت ضروری ہے۔ اسلامستان کا لفظ میں صرف قیام وحدت کے لئے استعمال کرتا ہوں۔ عرب لیگ کو بھی چاہیئے کہ وہ اپنی سرگرمیوں کو سارے شرق وسطیٰ کے ممالک پر پھیلا دے۔ آپ آج ترکی کے لئے روانہ ہو گئے۔ وہاں سے ایران و شام کے ہوتے ہوئے پاکستان آئینگے

پٹ سن اور کپاس کے تاجروں کو قرضے کی سہولتیں بہم پہنچانے کیلئے قومی بنک کے قیام کا

آرڈی نینس پاس ہو گیا

کراچی ۸ نومبر۔ کل شام حکومت پاکستان نے پٹ سن اور کپاس کے خریداروں کو قرضے کی سہولتیں بہم پہونچانے کے لئے ایک پاکستان نیشنل بنک کے قیام کے متعلق آرڈی نینس پاس کر دیا۔ اس بنک کے مرکزی بورڈ کا صدر دفتر کراچی میں ہو گا۔ اور اعانت کے لئے ڈھاکہ کراچی اور لاہور میں تین مقامی بورڈ قائم کئے جائیں گے۔ مرکزی بورڈ کے ڈائرکٹروں کی تعداد اول اول کم ہو گی۔ لیکن بعد میں یہ تعداد ۱۲ تک ہو جائے گی۔ آج وزارت خزانہ کے ایک سرکاری پمفلٹ میں اس قومی بنک کے قیام کی وضاحت کرتے ہوئے بتایا گیا کہ حکومت کا پہلے ارادہ ایسا بنک اپریل ۱۹۵۰ء میں قائم کرنے کا تھا۔ لیکن پچھلے دنوں کے بعض اہم واقعات نے حکومت کو فوری طور پر آرڈی نینس پاس کرنے پر مجبور کر دیا ۔ جسے مجلس آئین ساز میں ایک بل کی شکل دے دی گئی۔

پمفلٹ میں بتایا گیا ہے۔ کہ اس بنک کا مقصد خریداروں کو قرضے کی سہولتیں بہم پہونچانا ہے۔ اور یہ ملک کی اقتصادی۔ صنعتی اور تجارتی ترقی کے لئے قائم کیا گیا ہے۔ اول اول یہ ان دو اجناس کے خریداروں کو قرضے دے گا۔ مابعد دوسرا مالی کاروبار بھی شروع کر دے گا ؛

کراچی ۸ نومبر۔ یکم دسمبر ۱۹۴۹ء سے ہندوستانی چونیاں اور اٹھنیاں قانونی سکہ نہیں رہیں گی۔

چاول کی قیمت میں کمی

ڈھاکہ ۸ نومبر۔ معلوم ہوا ہے کہ مشرقی بنگال کے ۱۲ ضلعوں میں چاول کی قیمت میں کمی واقع ہوئی ہے دس میں کوئی تبدیلی نہیں ہوئی۔ اور صرف تین میں اضافہ ہوا ہے ؛

کشمیر کی قرارداد کو عملی جامہ پہناؤ

قاہرہ ۸ نومبر۔ کل قاہرہ میں ایک پریس کانفرنس کو خطاب کرتے ہوئے پاکستان کے سفیر غیر متعین مسٹر مشتاق احمد گورمانی نے سلامتی کونسل پر زور دیا کہ وہ مسئلہ کشمیر پر اپنی قرارداد کو عملی جامہ پہنائے آپ نے کہا مجھے امید ہے کہ مصر بھی سلامتی کونسل کے دوسرے ممبروں کے ساتھ ساتھ مسئلہ کشمیر کو نپٹانے میں مدد دے گا۔ خواہ وہ مصالحت کے ذریعہ ہو یا ثالثی کے ذریعہ۔ آپ آج تک والئے مصر شاہ فاروق۔ وزیر اعظم سری پاشا۔ عرب لیگ کے سیکرٹری جنرل عظام پاشا اور دیگر سیاست دانوں سے ملاقات کر چکے ہیں ؛

پیرس میں برطانی وزیر دفاع کی خفیہ کانفرنس

پیرس ۸ نومبر۔ کل رات برطانوی وزیر دفاع مسٹر اے۔ وی الیگزنڈر ناگہانی طور پر کسی خفیہ مشن پر پیرس میں وارد ہوئے اور سیدھے اس ہوٹل میں پہونچے جہاں مسٹر بیون ٹھہرے ہوئے ہیں۔ آپ کے ساتھ برطانی فوجوں کے اعلےٰ افسر بھی تھے۔ آپ نے پہونچنے کے چند منٹ بعد ان فوجی حکام کے ساتھ ایک خفیہ کانفرنس کی۔ مقفل کمرے میں یہ کانفرنس کوئی ۲ گھنٹے جاری رہی۔ اس کے بعد آپ فوراً مسٹر بیون سے ملنے چلے گئے۔ اخبار نویسوں کے استفسار پر بتایا گیا کہ وزیر موصوف اپنے مشن کے متعلق ہرگز کوئی انکشاف کرنے کے لئے تیار نہیں ہیں۔ بہرحال وہ بعض اہم دفاعی امور کے لئے یہاں آئے ہیں۔ معلوم ہوا ہے کہ اس کانفرنس کا اہتمام بھی گزشتہ ۴۸ گھنٹوں کے اندر ہی کیا گیا تھا۔ آپ اسکے بعد مسٹر ایچی سن کو ملکر کانفرنس کے متعلق مسٹر اٹیلی کو رپورٹ کریں گے۔ اس کانفرنس کے خفیہ رکھنے کا اس قدر اہتمام کیا گیا۔ کہ مسٹر بیون کے ہمراہی برطانی افسروں کو بھی اس کا علم نہ ہو سکا۔ ایک قیاس یہ کیا گیا ہے۔ کہ یہ کانفرنس مغربی یورپ کے مشترکہ دفاع کے سلسلے میں نئی اینگلو فرانسیسی سکیم بنانے کے لئے کی گئی ہے (اسٹار)

تارا سنگھ کا کیا کریں؟

شملہ ۸ نومبر۔ آج ایک اخبار نویس کے استفسار پر ماسٹر تارا سنگھ نے بتایا کہ وہ مشرقی پنجاب کے گورنر کو اپنے علیحدہ سکھ صوبے کے مطالبے کے سلسلے میں ملنے کا کوئی ارادہ نہیں رکھتے۔ وہ یہاں محض نجی امور کے لئے آئے ہیں۔ علیحدہ صوبے کے متعلق بات چیت کی کوئی تیاری کر کے آیا ہوں۔ کل صبح گورنر کے پرائیویٹ سیکرٹری نے بھی یہی بتلایا کہ وہ گورنر اور ماسٹر تارا سنگھ میں کسی ملاقات کا تعین نہیں ہے قیاس کیا جاتا ہے کہ مشرقی پنجاب کے وزیر اعظم اپنے دہلی کے قیام میں مسٹر پٹیل کو ملنے کی کوشش کریں گے تاکہ اندازہ کر سکیں۔ کہ ماسٹر تارا سنگھ کی مشرقی پنجاب میں موجودگی کو کس جہت سے دیکھا جائے ؛

کلکتہ میں پولیس پر بم

کلکتہ ۸ نومبر۔ کل ایک جلوس کے مظاہرین نے پولیس کی جمعیت پر بم پھینکنے سے ایک پولیس سب انسپکٹر بری طرح زخمی کیا گیا۔ کل یونیورسٹی لان میں طلباء کے ایک جلسہ کے بعد جو ایک کمیونسٹ کے دستے کے زیر اہتمام منعقد ہوا تھا۔ ایک جلوس نکالا۔ جس میں راستے میں اور گروہ شامل ہوتے رہے۔ صحت عامہ کے ادارے کے پاس اس جلوس میں سے بیک وقت دو بم پولیس پر پھینکے گئے۔ پولیس نے بھی لاٹھی چارج کیا۔ اشک آور گیس کے چند بم پھینکے۔ اس پر مظاہرین نے کچھ اور بم پھینکے۔ اور اسپر اور اشک آور گیس استعمال کی گئی۔ سرکاری اعلان میں بتایا گیا کہ مظاہرین کے بموں اور پتھروں سے ایک سب انسپکٹر بری طرح زخمی ہوا۔ چودہ جلوس نکالنے والے گرفتار کر لئے گئے ؛

ایڈیٹر :۔ روشن دین تنویر بی۔ اے۔ ایل۔ ایل۔ بی
مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے کوآپریٹو کیپیٹل پرنٹنگ پریس ڈلٹن بلڈنگ میں طبع کرا کر ۱۳ میکلیگن روڈ لاہور سے شائع کیا۔

ہر فرد کو یہ کوشش کرنی چاہئے

(۱) "کہ اس کا تحریک جدید کا وعدہ جلد از جلد پورا ہو جائے۔ ایسا نہ ہو کہ کل پر ڈال دیا جائے۔ اسی طرح یہ کبھی پورا نہ ہو سکے گا۔ لیکن بعض لوگ سمجھتے ہیں۔ کہ آخر میں ادا کر دیں گے۔ حالانکہ بقایا ہمیشہ ان کے ذمہ رہتا ہے۔ جو یہ سمجھتے ہیں۔ کہ آخر میں دیدیں گے۔"

۲۔ "وو بعض نے خیال کر لیا۔ کہ وقت پر کچھ نہ کچھ انتظام ہو جائے گا اور خدا تعالیٰ کوئی نہ کوئی صورت پیدا کر دیگا۔ لیکن یہ یاد رکھنا چاہئیے۔ کہ اللہ تعالیٰ بھی انہی کی مدد کرتا ہے۔ جو خود اپنی مدد کرتے ہیں۔ جو تلعب کرتے ہیں۔ خدا تعالیٰ کبھی اِن کی مدد نہیں کرتا۔"

۳۔ "پس میں پھر جماعت کو توجہ دلاتا ہوں۔ کہ غلط وعدے نہ کیا کریں۔ اور آج کا کام کل پر نہ چھوڑا کریں۔ یہ نہایت خطرناک بات ہے۔ بعض خیال کر لیتے ہیں۔ کہ کل ادا کر دیں گے۔ اور وہ کل کبھی نہیں آتا۔ اور اُن کا چندہ ادا نہیں ہوتا"

آپ نے حضورؓ کا ارشاد بالا پڑھ لیا ہے۔ اور آپ کو آپ کے وعدے اور وصولی کی اطلاع بھی ایک چٹھی کے ذریعہ دی جا چکی ہے۔ اور آپ سے یہ بھی کہا جا رہا ہے۔ کہ نومبر کا مہینہ پاکستان کی جماعتوں اور براہ راست تحریک جدید کا وعدہ کرنے والے مجاہدین کیلئے وعدے پورے کرنے کا آخری مہینہ ہے۔ اور ۳۰ نومبر آخری میعاد۔ پس آپ اب اپنے وعدے کے سو فی صدی پورا کرنے میں چستی سے کام لیں۔ اور آخری دن سے پہلے پہلے وعدہ پورا کر لیں۔ اے خدا تو ان کی مدد کر جو تیرے دین کی مدد کرتے ہیں

وکیل المال تحریک جدید ربوہ

مسجد مبارک ربوہ کی تعمیر میں لجنہ اماء اللہ کا حصہ ادائیگی کی آخری تاریخ ۳۰ نومبر ہے

اخبار الفضل میں مختلف احباب اور جماعتوں کے وعدے اور نقد وصولیاں بابت مسجد ربوہ شائع ہوئی ہیں۔ یہ فہرست ان مستورات کی طرف سے ہے جنہوں نے اپنی لجنہ اماء اللہ کے ذریعہ سے وعدے لکھائے اور ادائیگیاں کیں۔ دیگر لجنات اماء اللہ بھی اپنے وعدے اور نقد ادائیگی جلد فرما دیں کیونکہ اس مد میں چندے ادا کرنے کی آخری تاریخ ۳۰ نومبر ہے۔

نام لجنہ اماء اللہ	وعدہ	ادائیگی
لجنہ اماء اللہ ربوہ	۵۱—۰—۰	۱۰—۰—۰
لجنہ اماء اللہ جڑانوالہ ضلع لائلپور بذریعہ سکرٹری صاحبہ	۲۳—۰—۰	×
لجنہ اماء اللہ چنیوٹ بذریعہ ام داؤد صاحبہ	۴۰—۰—۰	×
لجنہ اماء اللہ راولپنڈی بذریعہ امۃ اللہ بیگم صاحبہ	۱۳۷—۰—۰	۱۳۷—۰—۰
لجنہ اماء اللہ دوالمیال ضلع جہلم	۷۰—۰—۰	×
لجنہ اماء اللہ ماڈل ٹاؤن لاہور بذریعہ رضیہ بیگم صاحبہ سیکرٹری لجنہ	۳۷—۰—۰	۳۷—۰—۰
لجنہ اماء اللہ چونڈہ ضلع سیالکوٹ بذریعہ خورشید بیگم صاحبہ سیکرٹری لجنہ	۱۰—۰—۰	۱۰—۰—۰
میزان	۳۶۸—۰—۰	۱۹۴—۰—۰

(نظارت بیت المال)

ضلع سیالکوٹ کے امراء صاحبان توجہ کریں

امراء صاحبان کے اجلاس بمقام بھلولپور میں قرار پایا تھا۔ کہ ہر حلقہ امارت میں امیر ضلع بمشورہ امیر حلقہ ایک تبلیغی جلسہ کا انتظام کریں۔ اس فیصلہ کی رو سے جملہ امراء صاحبان ضلع سیالکوٹ کی خدمت میں گذارش کی جاتی ہے کہ وہ اپنے حلقہ امارت میں تبلیغی جلسہ کرانے کے لئے ۱۵ دسمبر ۱۹۴۹ء تک مقام اور تاریخ جلسہ سے مجھ کو اطلاع دیں۔ یہ ضروری ہے۔ بصورت دیگر میں خود مقام اور تاریخ جلسہ کا اعلان کر دوں گا۔ (قاسم الدین امیر جماعت ہائے ضلع سیالکوٹ)

مبلّغین کا تبادلہ

جناب مولوی سید احمد علی صاحب فاضل مبلغ دار التبلیغ کراچی کو کراچی سے تبدیل کیا گیا ہے اور ان کی جگہ مکرم جناب مولوی عبد المالک خاں صاحب فاضل کا تقرر کراچی میں منظور کیا گیا ہے۔ آئندہ سید احمد علی صاحب حلقہ جنوبی سندھ کے مبلغ انچارج ہوں گے۔ اور اضلاع حیدرآباد۔ نوابشاہ۔ دادو تھر پارکر۔ ان کے حلقہ میں شامل ہوں گے۔ اسی طرح مکرم مولوی غلام احمد صاحب فرخ کا حلقہ تبلیغ اضلاع جیکب آباد، سکھر، خیرپور اور لاڑکانہ ہوں گے۔

(نظارت دعوۃ و تبلیغ)

احباب کرام سے وکیل المال تحریک جدید کی عاجزانہ درخواست

خاکسار کا بچہ برخوردار سعادت احمد خان جو چنیوٹ تعلیم الاسلام ہائی سکول کی چھٹی جماعت میں پڑھتا ہے۔ ایک ماہ سے بیمار ہے۔ اس کے سر میں چکر آکر بے ہوشی اور سانس رکنے تک کی نوبت پہونچ جاتی ہے۔ احباب کرام دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ عزیز کو صحت کاملہ عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین بچہ اس وقت لائل پور سول ہاسپٹل میں داخل ہے۔ احباب کرام سے خاکسار کی یہ نہایت عاجزانہ درخواست دعا ہے۔

(خاکسار برکت علی خاں وکیل المال تحریک جدید ربوہ)

روزنامہ — الفضل — لاہور
مورخہ ۹ رنومبر ۱۹۴۹ء

فامنت طائفة

حضرت مرزا غلام احمدؑ قادیانی علیہ السلام نے نہایت تحدی سے دعویٰ کیا۔ کہ میں وہی مسیح ہوں۔ جس کا وعدہ کیا گیا ہے اور میں وہی الامام المہدی ہوں۔ جس کے متعلق رسول کریم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے زبردست پیشگوئیاں کی ہوئی ہیں۔ جو اس وقت دنیا میں آئے گا۔ جب اسلام زمین سے اُٹھ چکا ہوگا۔ مسلمان کہلانے والے اپنے گناہوں کے سبب اور اسلام کے حبل متین کو ہاتھ سے چھوڑ دینے کے باعث کعصف ماکول (چبائے ہوئے چارے) کی طرح ہو چکے ہوں گے۔ جب وہ صرف نام کے مسلمان رہ گئے ہوں گے۔ جن کے وجود سے جن کے اعمال سے اسلام بدنام ہو رہا ہوگا۔ اور جو اپنی کہنہ بیماری کا علاج الٰہی نسخہ سے نہیں۔ بلکہ خود ساختہ طبیبوں کے ڈھکوسلوں سے کرنے کی طرف راغب ہو رہے ہونگے۔ ایسے نازک وقت میں جبکہ تمام دنیا سے دین کا اعتبار اُٹھ چکا ہوگا۔ جبکہ علمائے اقوام صرف مرئی عالم کو حقیقی خیال کرنے لگیں گے۔ اور فاطر السمٰوات والارض کو اس تمام نظام کائنات کو پیدا کرنے والی اور قائم رکھنے والی ہستی کو محض وہم اور اٹکل کی پیداوار سمجھنے لگ گئے ہوں گے۔ جب فلسفہ عقلیت کی جنگ زرگری اپنے عروج تک پہنچ چکی ہوگی۔ اور دنیا اس خطرناک تباہی کے کنارے پر کھڑی ہو چکی ہوگی۔ جبکہ ایک ذراسی جنبش تمام انسانیت کو مع اپنی تمام عقلی عجوبہ کاریوں کے اس اتھاہ گڑھے میں ہمیشہ کے لئے معدوم کر دینے کے لئے کافی ہو جائے گی۔ ہاں دنیا کے ایسے نازک ترین لمحہ میں اللہ تعالےٰ اپنا ہاتھ پھیلائے گا اور گرتی ہوئی دنیا کو سنبھالا دیگا۔ حضرت مرزا غلام احمدؑ قادیانی علیہ السلام نے تمام دنیاوی کیا مادی اور کیا عقلی طاقتوں کے علی الرغم تمام دنیا کے سامنے للکار کر نہایت تحدی سے دعویٰ کیا۔ کہ "میں ہی وہ خدا کا ہاتھ ہوں۔" جو اس وقت لڑھکتی ہوئی انسانیت کو اس تباہی کے گڑھے میں گرنے سے بچا سکتا ہے۔

آپ نے نہایت تحدی سے دعویٰ کیا۔ کہ میں اسلام کو ازسرنو دلوں میں زندہ کر دوں گا۔ میں زندہ خدا۔ زندہ رسول اور زندہ کتاب کو ازسرنو تمام باطل کی طاقتوں کے مقابلہ میں کامیاب کر دوں گا۔ آپ نے نہایت تحدی سے دعویٰ کیا۔ کہ میرا خدا زندہ خدا ہے۔ میرا رسول زندہ رسول ہے۔ میرا قرآن زندہ قرآن ہے۔ میرے پاس آؤ۔ میں تم کو بولتا ہوا زندہ خدا دکھا سکتا ہوں۔ میرے پاس آؤ۔ میں تمہیں زندہ چلتا پھرتا ہوا محمد رسول اللہ دکھا سکتا ہوں۔ میرے پاس آؤ۔ میں تمہیں زندہ کتاب کے زندہ معجزات دکھا سکتا ہوں۔ میں نئی زمین اور نیا آسمان بنا سکتا ہوں۔

آپ نے اس تحدی سے یہ دعویٰ کیوں کیا؟ یہ کس طرح ممکن ہوا۔ کہ آپ باطل کی تمام طاقتوں کے مقابلہ میں ایک جانِ ناتواں لے کر اس طرح ڈٹ کر کھڑے ہو گئے؟ یہ اس لئے ممکن ہوا۔ کہ اللہ تعالےٰ نے آپؑ کے دل کو اس نورِ ایمان سے منور کر دیا۔ جس سے دوسرے بجھے ہوئے چراغ بھی ازسرنو روشن ہو سکتے ہیں۔ یہ اس لئے ممکن ہوا۔ کہ آپ کو وہ یقین محکم اللہ تعالےٰ نے خود اپنے پاس سے عطا کیا۔ جو تمام انبیاء علیہم السلام کو وہ روزِ ازل سے عطا کرتا چلا آیا ہے۔ وہ شعلۂ یقین جو دوسرے دلوں میں بھی یقین محکم کا شعلہ لگا سکتا ہے۔ تاکہ اس الٰہی عظیم الشان نسخہ کا بنیادی جزو تؤمنون باللّٰہ ورسولہٖ یعنی اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول پر ازسرنو ایمان لاؤ پورے استحکام سے قائم ہو جائے۔ اور اس کے دوسرا جزو تجاھدون فی سبیل اللّٰہ باموالکم وانفسکم یعنی اپنے اموال و انفس سے اللہ تعالیٰ کی راہ میں جہاد کرو۔ خود بخود اس طرح پیدا ہو۔ جس طرح مضبوط جڑ والی انگوروں کی بیل سے خوشے موسم میں ازسرنو خود بخود پیدا ہو جاتے ہیں۔ یعنی یقین محکم کے ساتھ عمل پیہم کا پھل لگنا شروع ہو جائے۔

آپ کو یہ عطیہ حضرت خاتم النبیین علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کامل پیروی فنافی الرسول ہونے کی وجہ سے اللہ تعالےٰ کے خاص خزانہ سے عطا ہوا۔ اس لئے آپ نے پکار کر کہا۔

یاایھا الذین اٰمنوا کونوا انصار اللّٰہ
کما قال عیسی ابن مریم للحواریین من
انصاری الی اللّٰہ۔

یعنی اے مومن کہلانے والو۔ اللہ تعالیٰ کے مددگار بن جاؤ۔ (میں یہ اسی طرح کہہ رہا ہوں) جیساکہ عیسٰی ابن مریمؑ نے حواریوں سے کہا تھا۔ کہ اللہ تعالےٰ کی خاطر میرے مددگار کون ہیں۔ اس پر بہت سی سعید روحیں نحن انصار اللّٰہ نحن انصار اللّٰہ (ہم اللہ تعالےٰ کے مددگار ہیں۔ ہم اللہ تعالےٰ کے مددگار ہیں) پکارتی ہوئی آپ کے گرد جمع ہو گئیں۔ پھر کیا ہوا۔ وہی ہوا۔ جو عیسٰی علیہ السلام کے وقت ہوا۔ جب تمام انبیاء علیہم السلام کے وقت ہوتا چلا آیا ہے۔ کیونکہ اللہ تعالےٰ کی قدیم سے یہی سنت ہے۔

فامنت طائفة من بنی اسرائیل

وہ جنہوں نے کہا تھا۔ کہ ہم ہیں انصار اللہ۔ ان کے ساتھ اور لوگ آملے یہاں تک کہ وہ ایک جماعت کی صورت میں تنظیم پا گئے۔ اور وہ جنہوں نے آپ کے دعویٰ کو تسلیم نہ کیا۔ وہ اس جماعت کے خلاف ہو گئے۔ اور مخالفت کرتے چلے جا رہے ہیں۔ اس کا نتیجہ کیا ہوگا۔ وہی جو ہمیشہ سے ہوتا چلا آیا ہے۔ مگر اس وقت ہمارا روئے سخن ان کی جانب ہے۔ جنہوں نے اس جماعت کو الٰہی جماعت سمجھ کر اس میں شامل ہونا پسند کیا۔

اے جماعت احمدیہ جب حضرت مسیح موعود مہدی معہود علیہ السلام نے آواز دی۔ تو آپ نے لبیک کہی۔ جب آپؑ نے پکارا کہ "من انصاری الی اللّٰہ؟" تو آپ نے کہا۔ کہ "نحن انصار اللّٰہ" سوال ہے۔ کہ کیا آپ کو یہ یاد ہے! اور کیا آپ اپنے جواب کی وسعت کو جانتے ہیں؟ اس کے مالہٗ وما علیہ کو پہچانتے ہیں؟ یقیناً آپ جانتے ہیں۔ آپ اچھی طرح سمجھتے ہیں۔ کہ الٰہی جماعت کیوں کھڑی ہوتی ہے۔ آپ یقیناً جانتے ہیں۔ کہ پہلے آپ کو اپنے دلوں میں ایمان باللہ والرسول کا شعلہ بھڑکانا ہے۔ اور پھر اس شعلہ کو دوسروں کے دلوں میں لگانا ہے۔ یہی جہاد فی سبیل اللہ ہے۔ آپ کو اپنے مالوں اور اپنی جانوں کو اس عظیم الشان کام کے لئے قربان کرنا ہے۔ اس کے بغیر وہ اسلام دنیا میں زندہ نہیں ہو سکتا۔ جو اللہ تعالیٰ ازسرِنو زندہ کرنا چاہتا ہے۔ اس کام کے لئے تمام دنیا میں سے اس نے آپ کو انتخاب کیا ہے۔ اور آپ اس حقیقت کو سمجھتے ہوئے جماعت میں شامل ہوئے ہیں۔ اگر ہم نے جو دیدہ و دانستہ اس میں شامل ہوئے جو اس لئے اس میں شامل ہوئے ہیں کہ یہی اللہ تعالیٰ کی وہ جماعت ہے۔ جو مسیح موعود علیہ السلام کی آواز پر لبیک کہہ کر اسلام کی نئی زندگی کی اور نئے زمین و آسمان بنانے کی ذمہ واری اپنے اوپر لیکر میدان میں آئی ہے۔ تو پھر اگر ہمیں نے اپنی ذمہ واری کی ادائیگی میں کوتاہی کی تو پھر...... اگر ہمیں نے جنہوں نے پہلے یہ آواز سنی۔ اور اس پر لبیک کہا۔ اس آواز کو دنیا کے کانوں تک پہنچانے میں کوتاہی کی ہمیں نے جن کو اللہ تعالیٰ نے امین سمجھ کر اپنی امانت سپرد کی۔ امانت میں خیانت کی تو کتنا خسارا کتنا گھاٹا ہے۔ ہمارے لئے ہاں ہمارے لئے وہ زندگیاں کو مسیح موعودؑ

کھال قربانی اور عہدہ داران مال

عید الاضحیہ سے قبل ایک مطبوعہ چٹھی کے ذریعہ جماعتوں کو تحریک کی گئی تھی۔ کہ وہ کھالوں کا روپیہ وصولی کے ساتھ ہی روانہ مرکز کر دیں۔ اور روزنامہ الفضل کے ذریعہ بھی توجہ دلائی گئی تھی۔ مگر اس مرتبہ جو رقوم اس مد میں وصول ہوئی ہیں۔ وہ سال گذشتہ کی نسبت سے کم ہیں۔ خیال ہے۔ کہ اس مد کی رقمیں جماعتوں کے پاس بغرض ادخال خزانہ پڑی ہوئی ہیں۔ اگر یہ درست ہو۔ تو براہ مہربانی جلد تر ارسالی مرکز کر کے عند اللہ ماجور ہوں۔ عہدیداران مال یاد رکھیں۔ کہ ایسی رقوم کو بلا اجازت نظارت بیت المال کسی اور مصرف میں لانا درست نہیں۔ ان مدات کی رقوم مرکزی فنڈ کی تقویت کا موجب ہیں۔ اور آج کل خزانہ جن حالات میں سے گزر رہا ہے۔ وہ تقاضا کرتے ہیں۔ کہ یہ رقمیں جلد داخل خزانہ ہو جائیں۔ نظارت ہذا امید رکھتی ہے۔ کہ عہدیداران مال اس طرف خاص توجہ فرمائیں گے۔ (نظارت بیت المال)

موصی صاحبان کی خدمت میں

تمام موصیوں کو بجٹ آمد کے فارم بھیجے گئے ہیں۔ جو ایک ہفتہ کے اندر پر ہو کر واپس آنے چاہئیں۔ لیکن ابھی تک بہت سے اصحاب کی طرف سے یہ فارم واپس نہیں آئے۔ اگر کسی کو فارم نہ ملا ہو۔ تو خود لکھ کر منگوالیں جن کی طرف سے یہ فارم نہیں آئے۔ یا جن کے ذمہ چھ ماہ یا چھ ماہ سے زیادہ کا بقایا ہے۔ ان کی وصایا منسوخی کے لئے مجلس میں پیش کر دی جائیں گی۔ ایسے احباب کو اپنے بقایا سے جلد صاف کر دینا چاہیئے۔ ورنہ منسوخی کے بعد قاعدہ ۵۰۹ ب کے ماتحت ان سے کسی قسم کا چندہ نہ لیا جائیگا۔ (سکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

درخواستہائے دعا

(۱) جناب بابو اللہ بخش صاحب ریٹائرڈ پوسٹ ماسٹر مری چند ایام سے بعارضہ ٹائیفائڈ راولپنڈی میں بیمار ہیں۔ اور بہت کمزور ہو چکے ہیں۔ احباب ان کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دردِ دل سے دعا فرمائیں۔ کہ مولا کریم ان کو جلد از جلد صحت عطا فرمائے۔ ایم۔ اے حفیظ از گوجرانوالہ۔

(۲) خاکسار کے ایک دوست پر مقدمہ چل رہا ہے۔ احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالےٰ انہیں باعزت بری کر دے۔ آمین۔ خاکسار عبدالرحمٰن عزیز پسر چوہدری فتح محمد صاحب چک ۹۶/۱۲ ضلع منٹگمری۔

اعلان نکاح

مورخہ ۱۷ اکتوبر بعد نماز ظہر میری لڑکی عزیزہ حامدہ عفت متعلمہ درجہ ثانیہ جامعہ نصرت کا نکاح عطاء اللہ ضیاء صاحب ایئر فورس کراچی ابن بابو شکر الٰہی صاحب ریٹائرڈ پوسٹ ماسٹر سے بعوض ۱۲۰۰ روپیہ مہر پر حضرت مفتی محمد صادق صاحب نے مسجد ربوہ میں پڑھا۔ احباب دعا فرمائیں۔ اللہ تعالےٰ اس نکاح کو جانبین کے لئے بابرکت بنائے۔ آمین۔

خاکسار غلام احمد بدوملہوی پروفیسر جامعہ احمدیہ احمد نگر

پیشگوئی اسمہٗ احمد

(۲)

وَاِذْ قَالَ عِیْسَی ابْنُ مَرْیَمَ یٰبَنِیْۤ اِسْرَآءِیْلَ اِنِّیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ اِلَیْکُمْ مُّصَدِّقًا لِّمَا بَیْنَ یَدَیَّ مِنَ التَّوْرٰىۃِ وَمُبَشِّرًۢا بِرَسُوْلٍ یَّاْتِیْ مِنْۢ بَعْدِی اسْمُہٗۤ اَحْمَدُ (سورہ صف ع ۱)

(تقریر ابو البشارت مولوی عبد الغفور صاحب فاضل مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ)
جو آپ نے اپریل ۱۹۴۹ء میں جلسہ سالانہ کے موقعہ پر فرمائی :-

ایک وہم کا ازالہ

بعض احباب کہہ سکتے ہیں۔ کہ اس میں کیا حرج ہے۔ کہ ایک شخص خود ہی کسی شخص کا نام کسی منصب کے لئے پہلے تجویز کرے اور پھر خود ہی اسکی تائید بھی کر دے۔

جواب ۱ اس کا اول جواب تو یہی ہے۔ کہ اگر کسی مجوز نے خود ہی اپنے تجویز کردہ انسان کی تصدیق بھی کرنی ہے۔ تو پھر اس کو یہ کہنے کی ضرورت ہی کیا ہے کہ میں اسکی تصدیق بھی کرتا ہوں۔ بس اس کا یہ کہہ دینا ہی کافی ہے۔ کہ میں فلاں آدمی کو فلاں کام کے لئے تجویز کرتا ہوں۔

مثلاً حضرت موسیٰؑ نے جب فرما دیا۔ کہ خدا تعالےٰ میرے بھائیوں میں سے ایک عظیم الشان نبی پیدا کریگا۔ تو پھر آپ کو یہ کہنے کی ضرورت کیا رہ جاتی ہے۔ کہ میں اپنے بیان کی خود تصدیق بھی کرتا ہوں۔ پس آپ کا پیشگوئی کر دینا بھی کافی تھا۔ سو انہوں نے پیشگوئی کر دی۔

جواب ۲ اس کا دوسرا جواب یہ ہے۔ کہ اگر کسی نے خود ہی کسی کا مجوز اور پھر آپ ہی اس کا مصدق بننا ہو۔ تو اس کو کم از کم متعارف طریق تو اختیار کرنا چاہیئے۔ یعنی پہلے کسی کا نام تجویز کرے۔ اور پھر کہے کہ میں خود ہی اسکی تصدیق بھی کرتا ہوں۔ پھر کیا یہ بھی کبھی ہوا یا ہو سکتا ہے۔ کہ کوئی شخص تصدیق تو پہلے کرے۔ اور تجویز بعد میں کرے۔ یعنی کوئی شخص کسی کا نام تجویز کرنے کی بجائے یہ کہے کہ میں فلاں شخص کا مصدق ہوں۔ اور پھر کہے کہ میں اس کا مجوز بھی ہوں پس اول تو اگر یہ تسلیم بھی کیا جاوے۔ کہ حضرت عیسیٰؑ نے جو فرمایا۔ مُبَشِّرًۢا بِرَسُوْلٍ کہ میں ایک رسول کی بشارت دیتا ہوں۔ اس رسول سے مراد آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی ذات بابرکات ہی تھی۔ تو پھر آپ کو اس قدر کہہ دینا کافی تھا۔ کہ اِنِّیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ اِلَیْکُمْ وَمُبَشِّرًۢا بِرَسُوْلٍ کہ اے بنی اسرائیل میں اللہ تعالےٰ کا رسول ہوں۔ اور اپنے بعد آنے والے ایک اور رسول کی بشارت بھی دیتا ہوں۔ آنحضرتؐ کی بشارت دینے کے بعد آنحضرتؐ کے لئے ہی مصدق بن کر آپ کی تصدیق کرنے کی ضرورت ہی نہ تھی۔ اور اگر بلا ضرورت تصدیق اور تجویز خود ہی کرنی بھی تھی۔ تو چاہیئے یہ تھا۔ کہ یوں فرماتے۔ مُبَشِّرًا وَّمُصَدِّقًا بِرَسُوْلٍ یَّاْتِیْ مِنْۢ بَعْدِی۔ کہ میں ایک نبی کی پہلے بشارت دیتا ہوں۔ اور پھر اسکی تائید بھی کرتا ہوں۔ مگر یہ کیا ہی تعجب کی بات ہے۔ کہ پہلے تو حضرت عیسیٰؑ مصدق بن کر تائید کر لیں۔ اور پھر بعد میں یاد آئے۔ کہ بشارت تو آنحضورؐ کی دی ہی نہیں گئی۔ اس لئے فوراً بعد میں کہہ دیں۔ اوہو میں نے بشارت تو دی ہی نہیں بتصدیق پہلے کرنے لگ گیا ہوں۔ اس لئے مُبَشِّرًۢا بِرَسُوْلٍ۔ بھائی میں ایک رسول کی بشارت دیتا ہوں۔ جو میرے بعد آئے گا۔ یہ تو ایسے ہی ہے۔ کہ کوئی شخص عدالت میں جا کر کہے۔ کہ میں گواہی لے کر آیا ہوں۔ پوچھا جاوے کس بات کی۔ تب ہوش آئے اور کہے۔ اوہو دعویٰ تو کیا ہی نہیں۔ میرا دعویٰ بھی درج کر لیں۔ پس یہ دونوں باتیں چونکہ غیر موزون اور واقعات اور تجربات اور دستور کے خلاف ہیں۔ بالخصوص اس لئے بھی کہ ایسی غیر موزوں کلام خدا تعالےٰ کی کامل و فصیح بلیغ کتاب کے اسلوب بیان کے خلاف ہے۔ اور کیا بلحاظ اس کے کہ اس شاندار کتاب نے صرف یہی نہیں کہا۔ کہ حضرت عیسیٰؑ مصدق ہیں۔ بلکہ تمام اشتباہوں کو دور کرتے ہوئے مُصَدِّقًا کے ساتھ لِّمَا بَیْنَ یَدَیَّ مِنَ التَّوْرٰىۃِ کہہ کر وضاحت فرما دی۔ کہ میں حسب قاعدہ اس پیشگوئی کی تصدیق کرتا ہوں۔ جو مجھ سے پہلے تورات میں کی گئی ہے۔ اور حق وہی ہے جس کا اظہار اللہ تعالےٰ نے اپنے کلام میں کرتے ہوئے فرمایا۔ کہ حضرت عیسیٰؑ مصدق تھے اسی پیشگوئی کے جو آپ سے پہلے تورات میں حضرت موسیٰؑ کے ذریعہ کی گئی تھی۔ اور آپ مبشر تھے ایک اور نبی کے جس کی خبر آپ خود دے رہے ہیں۔ جس سے صاف طور پر یہ بات سامنے آجاتی ہے کہ جس نبی کے آپ مصدق ہیں۔ اس کے آپ مبشر نہیں۔ اور جس نبی کے آپ مبشر ہیں اس کے آپ مصدق نہیں۔ اور ساتھ ہی یہ بات بھی نمایاں ہو جاتی ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام اللہ تعالےٰ کے فرمان کے مطابق اپنے بعد دو نبیوں کے آنے کی خبر دے رہے ہیں۔ ایک وہ جس کی خبر حضرت موسیٰؑ نے تورات میں دی تھی۔ جس کے آپ مصدق تھے اور ایک وہ نبی جس کی خبر خود حضرت عیسیٰؑ نے دی۔ جس کے آپ مبشر تھے۔

تورات و انجیل میں پیشگوئیاں

اس بات کو واضح کرنے کے بعد کہ حضرت عیسیٰؑ مصدق ہیں اس عظیم الشان پیشگوئی کے جو حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے متعلق کی گئی تھی۔ اور آپ مبشر تھے ایک اور نبی کے۔ اب میں ان دونوں نبیوں کی کتابوں سے دو نبیوں کے متعلق پیشگوئیاں بتا دیتا ہوں۔

حضرت موسیٰؑ کی پیشگوئی

چنانچہ حضرت موسیٰؑ کی پیشگوئی آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے متعلق توریت میں یوں درج ہے۔

"خداوند نے مجھے کہا ہے کہ انہوں نے جو کچھ کہا سو اچھا کہا۔ میں ان کے لئے ان کے بھائیوں سے تجھ سا ایک نبی برپا کروں گا۔ اور اپنا کلام اس کے منہ میں ڈالوں گا۔ اور جو کچھ اسے فرماؤں گا۔ وہ سب ان سے کہے گا۔" استثناء $\frac{18}{18}$

قرآنی تصدیق

حضرت موسیٰؑ کی اس پیشگوئی کی تصدیق قرآن کریم نے بھی کی ہے۔ جیسا کہ فرمایا۔ شَھِدَ شَاھِدٌ مِّنْۢ بَنِیْۤ اِسْرَآءِیْلَ عَلٰی مِثْلِہٖ۔ (سورہ احقاف) کہ بنی اسرائیل میں سے ایک نبی نے پیشگوئی کی تھی۔ کہ میرے بعد ایک میرا مثیل اور میری مانند نبی آئے گا۔ پھر جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم تشریف لائے، تو اللہ تعالےٰ نے فرمایا۔ اِنَّاۤ اَرْسَلْنَاۤ اِلَیْکُمْ رَسُوْلًا ۙ شَاھِدًا عَلَیْکُمْ کَمَاۤ اَرْسَلْنَاۤ اِلٰی فِرْعَوْنَ رَسُوْلًا (مزمل ع ۱) کہ اے لوگو ہم نے تمہاری طرف اس رسول کی مانند نبی بھیج دیا۔ جو نبی ہم نے فرعون کی طرف بھیجا تھا۔ یعنی حضرت موسیٰؑ کا مثیل۔ پھر نہایت واضح الفاظ میں فرماتا ہے۔ یَتَّبِعُوْنَ الرَّسُوْلَ النَّبِیَّ الَّذِیْ یَجِدُوْنَہٗ مَکْتُوْبًا عِنْدَھُمْ فِی التَّوْرٰىۃِ۔ (اعراف ۱۹) جس رسول کی یہ لوگ اتباع کرتے ہیں۔ اس کی خبر اب تک تورات میں لکھی ہوئی موجود ہے۔ (اس آیت کی مزید تفصیل آگے بیان کروں گا)

حضرت عیسیٰؑ کی پیشگوئی

حضرت موسیٰؑ نے جیسے اپنی مانند نبی کے متعلق پیشگوئی کی تھی۔ اسی طرح حضرت عیسیٰؑ نے بھی اپنے ہمنام کی بشارت دیتے ہوئے کہا:-

" دیکھو تمہارا گھر تمہارے لئے ویران چھوڑا جاتا ہے۔ کیونکہ میں تم سے کہتا ہوں۔ کہ اب سے تم مجھے پھر ہرگز نہ دیکھو گے۔ جب تک نہ کہو گے کہ مبارک ہے وہ جو خداوند کے نام پر آتا ہے۔" متی $\frac{23}{38-39}$

اس حوالہ میں کئی باتیں بیان کی گئی ہیں۔ ان میں سے ایک اہم بات یہ ہے۔ کہ حضرت عیسیٰؑ نے اپنے لئے انجیلی اصطلاح کے مطابق خداوند کا لفظ استعمال کیا ہے۔ جیسے وہ خود کہتے ہیں۔ "مجھے اے خداوند اے خداوند کہتے ہیں" "بہتیرے مجھ سے کہیں گے اے خداوند اے خداوند" متی $\frac{7}{21-22}$ ان دو حوالوں سے ظاہر ہے۔ کہ حضرت عیسیٰؑ کو خداوند خداوند کہا جاتا تھا۔ اس لئے جب انہوں نے کہا۔ کہ مبارک ہے وہ جو خداوند کے نام پر آتا ہے۔ تو اس سے ان کی مراد یہی تھی۔ میرے نام پر یعنی عیسیٰ نام والا نبی آئے گا یا یوں کہہ لیجئے۔ کہ مسیح موعودؑ آئے گا۔ گویا بنی اسرائیل کے دو نبیوں نے (جن سے ایک موسوی سلسلہ کا ابتدائی اور دوسرا آخری نبی تھا) اپنے اپنے مثیلوں کی ہی پیشگوئیاں کی تھیں۔ یعنی ایک طرف تو حضرت موسیٰؑ نے فرمایا تھا۔ کہ ایک عظیم الشان نبی آئیگا۔ جو میری مانند یا میرا مثیل ہو گا۔ اور دوسری طرف حضرت موسیٰؑ کے سلسلہ کے آخری خلیفہ حضرت مسیحؑ نے آکر اپنے ایک مثیل اور ہم نام کے آنے کی خبر دی۔ اور مناسب اور حق یہی تھا۔ کہ ہر شخص اپنے مثیل کی ہی خبر دیتا۔ کیونکہ جس عہدہ اور مقام کا کوئی افسر تبدیل ہوتا ہے۔ اسی عہدے اور مقام والے شخص کی خبر دیتا ہے۔ یہ کبھی نہیں ہوا۔ کہ ایک والسرائے تبدیل ہوتے وقت کہے۔ کہ میرے بعد فلاں شخص آئیگا۔ تو اس "فلاں" سے مراد کوئی تھانیدار ہو۔ اسی طرح یہ بھی کبھی نہیں ہوا۔ ایک تھانیدار تبدیل ہوتے وقت کہے۔ کہ اب میرے بعد فلاں شخص آئے گا۔ تو فلاں سے مراد والسرائے ہو۔ اسی اصول کے مطابق حضرت موسیٰؑ چونکہ موسوی شریعت اور موسوی سلسلہ کے ابتدائی نبی تھے۔ اس لئے انہوں نے اپنے بعد آنے والے محمدی سلسلہ کے ابتدائی نبی حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی خبر دی اور حضرت موسیٰؑ سے تیرہ سو سال بعد آنے والے ان کے خلیفہ حضرت عیسیٰؑ نے حضرت محمد صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے تیرہ سو سال بعد آنے والے اپنے ہمنام خلیفہ کی خبر دی۔ چنانچہ جب حضرت موسیٰؑ کا مثیل آیا۔ تو خدا تعالےٰ نے فرمایا۔ اے لوگو جس کی خبر موسیٰؑ نے دیتے ہوئے کہا تھا۔ کہ میری مانند نبی آئے گا۔ وہ نبی آگیا۔ اسی طرح جب حضرت عیسیٰؑ کی بشارت کا مصداق اور ان کا ہمنام ان کی طرح ٹھیک اپنے سلسلہ کے ابتدائی نبی حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے تیرہ سو سال بعد آیا۔ تو اس نے آکر دعویٰ کیا۔ کہ "فاعلموا انی انا المسیح الموعود والمھدی المعھود من اللہ (خطبہ الہامیہ ص ۵۵) میں ہی مسیح موعود ہوں۔

پھر فرمایا: "میں مسیح موعود ہوں۔ سو میں اسکی عزت کرتا ہوں۔ جس کا ہمنام ہوں"۔ (کشتی نوح ص ۱۶) پھر حضور اسی اصل کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔ کل منھما اخبر بصفات تناسب صفاتہ الذاتیہ۔ واختار جماعۃ تشابہ اخلاقھم اخلاقہ المرضیہ (اعجاز المسیح ص ۱۲۲) موسیٰؑ نے ایسے شخص کی بشارت دی۔ جو ان کے مثیل اور ہم صفات تھے۔ یعنی حضرت محمد صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اور حضرت عیسیٰؑ نے ایسے شخص کی بشارت دی جو ان کا مثیل اور ہم صفات تھا۔ یعنی مسیح موعودؑ۔

خدائی شہادت

یہ یاد رہے کہ حضرت اقدسؑ کا مثیل مسیح اور آپ کے ہمنام ہونے کا دعویٰ اپنی طرف سے نہ تھا۔ بلکہ جس طرح آنحضرتؐ پر الہام نازل کر کے خدا تعالےٰ نے فرمایا تھا۔ کہ ہم نے حضرت موسیٰؑ کا مثیل بھیج دیا۔ ویسے ہی مثیل مسیحؑ پر الہام نازل کر کے خدا تعالیٰ نے فرمایا تھا۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ جَعَلَکَ الْمَسِیْحَ۔ ہر حمد اسی خدا کے لئے ہے۔ جس نے تجھے مسیح بنایا پھر فرمایا جعلناک المسیح ابن مریم۔ ہم نے تجھے مسیح ابن مریم بنایا۔ (ازالہ اوہام ص ۲۳۴) پھر فرمایا۔ انت اشد مناسبۃ بعیسی ابن مریم۔ و اشبہ الناس بہ خُلقًا و خَلقًا و زمانًا (ازالہ اوہام ص ۱۲۷) کہ اے مسیح موعود! آپ بیشک حضرت عیسیٰؑ سے غایت درجہ مناسبت رکھتے ہیں۔ اور بہ نسبت دوسرے لوگوں کے حضرت عیسیٰؑ سے آپ زیادہ مشابہت رکھتے ہیں بلحاظ خَلق کے اور بلحاظ خُلق کے اور بلحاظ زمانہ کے

(باقی)

مالی قربانیاں عذابِ الیم سے نجات کا ذریعہ ہیں!

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا مخلصین جماعت سے خطاب

از مکرم مولوی محمد صدیق صاحب فاضل سابق مبلغ سیرالیون

قرآن کریم پر صحیح رنگ میں غور و تدبر کرنے والا ہر شخص بخوبی جانتا ہے کہ سورۃ الصّف میں پیشگوئی کے طور پر اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور آپ کی جماعت کا ذکر فرمایا ہے اور آپ پر ایمان لانے والوں کو حضرت موسےٰ اور حضرت عیسےٰ علیہما السلام اور ان کی جماعتوں کی مثالیں دے کر مخاطب کیا گیا ہے کہ مسیح محمدی کے پیرو بھی پہلے نبیوں کی جماعتوں کی طرح اسلام کی خاطر مالی اور جانی قربانیوں میں نہ صرف موسےٰ ع و عیسےٰ ع کے حواریوں کے مثیل بنیں بلکہ صحابہ کرام کی اقتدا کرتے ہوئے ان دونوں نبیوں کی امتوں سے سبقت لے جائیں۔ اسی طرح جو نقائص ان دونوں نبیوں کی امتوں میں پائے جاتے تھے ان سے بچنے کی بھی تلقین کی گئی ہے۔

مادہ پرستی کے زمانہ میں مالی قربانیاں

چونکہ مسیح موعودؑ کے زمانے میں بمطابق پیشگوئی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم مادہ پرستی اور دنیاداری نے اپنی انتہا کو پہنچ جانا تھا اور عملی طور پر لوگوں نے مالی اور دنیوی وجاہت اور آرام و آسائش کے اصول کو ہی اپنی زندگی کا مقصد سمجھنے لگ جانا تھا۔ اس لئے جیسا کہ مثل مشہور ہے لوہے کو لوہا ہی کاٹتا ہے۔ ایسے وقت میں دنیا کے لوگوں کی اصلاح کے ذرائع کو بھی اللہ تعالیٰ نے مال سے وابستہ کر دیا۔ یعنی مالی قربانیوں کو لوگوں کی اصلاح و نجات کا ذریعہ بنا دیا تاکہ اس مال کے ذریعہ ایک مضبوط روحانی نظام قائم کیا جائے جس سے پھر نئے سرے سے ساری مخلوق کو مادہ پرستی سے موڑ کر ان کے واحد خالق و مالک کے آستانہ پر جھکا دیا جائے۔

یہی وجہ ہے کہ قرآن کریم کے شروع میں جہاں حضرت رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کرام کو قربانیوں کے لئے مخاطب کیا گیا ہے وہاں اسوقت کے حالات اور ضرورت کے مطابق جانی قربانیوں کو مقدم اور مالی قربانیوں کو مؤخر کیا گیا ہے کیونکہ اس زمانے میں جانی قربانیوں کی زیادہ ضرورت تھی مگر نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی بعثتِ ثانیہ کے وقت یعنی مسیح محمدی کے حواریوں کو مخاطب کرتے ہوئے سورۃ الصّف میں مالی قربانیوں کو مقدم کیا گیا ہے۔ اور جانی قربانیوں کو مؤخر کو بعد میں۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ سورۃ الصّف میں فرماتا ہے۔ یا ایھا الذین اٰمنوا ھل ادلکم علیٰ تجارۃ تنجیکم من عذاب الیم تؤمنون باللہ ورسولہ وتجاھدون فی سبیل اللہ باموالکم وانفسکم ذالکم خیرٌ لکم ان کنتم تعلمون۔ یعنی اے مسیح موعودؑ پر ایمان لانے والے مومنو! میں تمہیں ایک ایسا سستا سودا اور ایسی اعلےٰ اور فائدہ مند تجارت بتاتا ہوں۔ جس میں تمہارے لئے منافع یقینی ہوگا اور دوسرے وہ تمہیں اللہ تعالےٰ کی ناراضگی اور سزا سے بھی بچائے رکھے گی۔ وہ تجارت کیا ہے؟ یہ کہ تم اللہ تعالےٰ پر اپنے ایمان کو مضبوط کرو اور اس کی راہ میں اپنے مال اور جان کے ذریعے جہاد کرو اپنے مالوں کو اس رنگ میں اور ایسے ایسے موقعوں پر خدا تعالےٰ اور اس کے دین پر قربان کرو کہ اس مال کے ذریعہ سے دنیا کا تختہ الٹ دینے والا ایک مضبوط روحانی نظام قائم کر دیا جائے۔ پھر آخر میں فرمایا کہ اللہ تعالےٰ سے یہ تجارت اور سودا ہر قسم کے دوسرے کاروبار سے اعلےٰ ہے اور ایسا ہے کہ اس میں کبھی گھاٹے کا امکان ہی نہیں بلکہ اس میں ہمیشہ نفع ہی نفع اور خیر ہی خیر ہے۔ ان مبارک اور ایمان افروز الفاظ میں اللہ تعالےٰ مسیح موعودؑ کی جماعت اور مخلصین یعنی حضور کے حواریوں کو ایک طرف مالی اور جانی قربانیوں کا موقعہ دیتا ہوا تحریک فرماتا ہے کہ وہ اس نادر موقعہ سے فائدہ اٹھائیں اور دوسری طرف عذاب الیم اور دیگر اخروی سزاؤں سے نجات حاصل کرنے کا طریق اور انعامات کی بشارت دیتا ہے۔

سلسلہ کی موجودہ مالی حالت

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح مصلح موعود ایدہ اللہ تعالےٰ نے حال ہی میں لاہور میں اپنے ایک خطبے کے ذریعے احبابِ جماعت کو اپنی مالی ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلائی ہے اور فرمایا ہے کہ جماعت کی مالی حالت اسوقت اس قدر نازک ہے کہ اگر فوری طور پر توجہ نہ کی گئی اور جماعتیں بیدار نہ ہوئیں تو خطرہ ہے کہ ہمیں بعض اہم کام بند کرنے پڑیں اسلئے احباب جماعت کو اپنے چندوں کی ادائیگی کی طرف فوری توجہ دینی چاہیئے تاکہ سلسلہ کے کاموں میں مالی مشکلات کی وجہ سے کوئی رخنہ نہ پڑے مومن کا قدم ہمیشہ آگے کی طرف بڑھتا ہے وہ اپنے عزم و عمل میں کبھی پیچھے نہیں ہٹا کرتا۔

سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا ارشاد مبارک

اس سلسلے میں اسوقت سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا ارشاد مبارک پیش کیا جاتا ہے تا دوستوں کو معلوم ہو جائے کہ ایسے نازک حالات میں حضور کا کیا ارشاد ہے اور سلسلہ کی مالی امداد اور چندوں میں باقاعدگی حضور کے نزدیک کس قدر اہم اور موجب ثواب و برکت ہے۔ حضور فرماتے ہیں۔

"جب انسان ایک ضروری وقت میں ایک نیک کام کے بجالانے میں پوری کوشش نہیں کرتا۔ تو پھر وہ گیا ہوا وقت ہاتھ نہیں آتا اور خود میں دیکھتا ہوں کہ بہت سا حصہ عمر کا گذار چکا ہوں اور الہام الٰہی اور قیاس سے بھی معلوم ہوتا ہے کہ باقی ماندہ تھوڑا سا حصہ ہے۔ پس جو کوئی میری موجودگی میں اور میری زندگی میں میری منشاء کے مطابق میری اغراض میں مدد دے گا۔ میں امید رکھتا ہوں کہ وہ قیامت میں بھی میرے ساتھ ہوگا۔ اور جو شخص ایسی ضروری مہمات میں مال خرچ کرے گا۔ میں امید نہیں رکھتا کہ اس مال کے خرچ سے اسکے مال میں کچھ کمی آجائے گی۔ بلکہ اس کے مال میں برکت ہوگی۔ پس چاہیئے کہ اللہ تعالےٰ پر توکل کر کے پورے اخلاص اور جوش اور ہمت سے کام لیں کہ یہی وقت خدمت گذاری کا ہے۔ پھر بعد اس کے وہ وقت آتا ہے کہ ایک سونے کا پہاڑ بھی اس راہ میں خرچ کریں تو اس وقت کے پیسہ کے برابر نہیں ہوگا۔ یہ ایک ایسا مبارک وقت ہے کہ تم میں وہ خدا کا فرستادہ موجود ہے جس کا صدہا سال سے امتیں انتظار کر رہی تھیں اور ہر روز خدا تعالیٰ کی تازہ وحی تازہ بشارتوں سے بھری ہوئی نازل ہو رہی ہے۔ اور خدا تعالےٰ نے متواتر ظاہر کر دیا ہے کہ واقعی اور قطعی طور پر وہی شخص اس جماعت میں داخل سمجھا جائے گا جو اپنے عزیز مال کو اس راہ میں خرچ کرے گا۔

یہ ظاہر ہے کہ تم دو چیزوں سے محبت نہیں کر سکتے اور تمہارے لئے ممکن نہیں کہ مال سے بھی محبت کرو اور خدا سے بھی۔ صرف ایک سے محبت کر سکتے ہو۔ . . . . . . اگر کوئی تم میں سے خدا سے محبت کر کے اس کی راہ میں مال خرچ کرے گا۔ تو میں یقین رکھتا ہوں کہ اسکے مال میں بھی دوسروں کی نسبت زیادہ برکت دی جائے گی۔ کیونکہ مال خود بخود نہیں آتا بلکہ خدا کے ارادے سے آتا ہے۔ پس جو شخص خدا کیلئے بعض حصہ مال کا چھوڑتا ہے۔ وہ ضرور اسے پائے گا۔ لیکن جو شخص مال سے محبت کر کے خدا کی راہ میں وہ خدمت بجا نہیں لاتا جو بجالانی چاہیئے تو وہ ضرور اس مال کو کھوئے گا۔ یہ مت خیال کرو کہ مال تمہاری کوشش سے آتا ہے بلکہ خدا تعالےٰ کی طرف سے آتا ہے اور یہ مت خیال کرو کہ تم کوئی حصہ مال کا دے کر یا کسی رنگ سے کوئی خدمت بجالا کر خدا تعالےٰ اور اسکے فرستادہ پر کچھ احسان کرتے ہو بلکہ اس کا احسان ہے کہ تمہیں اس خدمت کیلئے بلاتا ہے اور میں سچ سچ کہتا ہوں کہ اگر تم سب کے سب مجھے چھوڑ دو اور خدمت اور امداد سے پہلوتہی کرو تو وہ ایک قوم ایسی پیدا کر دے گا۔ کہ اس کی خدمت بجا لائے گی۔ تم یقیناً سمجھو کہ یہ کام آسمان سے ہے اور تمہاری خدمت صرف تمہاری بھلائی کے لئے ہے پس ایسا نہ ہو کہ تم دل میں تکبر کرو یا یہ خیال کرو کہ ہم خدمت مالی یا کسی قسم کی خدمت کرتے ہیں۔ میں بار بار تمہیں کہتا ہوں کہ خدا تمہاری خدمتوں کا ذرہ محتاج نہیں ہاں تم پر یہ اسکا فضل ہے کہ تم کو خدمت کا موقعہ دیتا ہے۔ تھوڑے دن ہوئے کہ بمقام گورداسپور مجھ کو الہام ہوا تھا کہ لا الٰہ الّا انا فاتخذنی وکیلا یعنی میں ہی ہوں کہ ہر ایک کام میں کارساز ہوں پس تو مجھ کو ہی وکیل یعنی کارساز سمجھ لے اور دوسروں کا اپنے کاموں میں کچھ بھی دخل مت سمجھ . . . . . . اگر تم کوئی نیکی کا کام بجا لاؤ گے اور اس وقت کوئی خدمت کرو گے تو اپنی ایمانداری پر مہر لگا دو گے اور تمہاری عمریں زیادہ ہوں گی اور تمہارے مالوں میں برکت دی جائے گی۔ مجھے اسبات کی تصریح کی ضرورت نہیں کہ صحابہ رضی اللہ عنہم آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے سامنے کیا خدمت بجا لاتے تھے اب تم سوچ کر دیکھو کہ یہ خدمات ان خدمات کے مقابل پر کیا چیز ہیں میں تم میں بہت دیر تک نہیں رہوں گا۔ اور وہ وقت چلا آتا ہے کہ تم پھر مجھے نہیں

فری ٹاؤن (افریقہ) کے ایک اسلامی ادارہ کا جلسہ

افریقہ کے مسلمانوں کی حالت کی ایک جھلک

(از مکرم مولوی محمد ابراہیم صاحب خلیل مبلغ سلسلہ)

ملک سیرالیون انگریزی حکومت کے ماتحت ہے۔ میری حیرت کی کوئی حد نہ رہی۔ جب میں نے سنا کہ گذشتہ دو سال سے مسلمانوں کے لئے بعد از ہزار چارہ جوئی گورنمنٹ نے صرف عید الفطر کی رخصت منظور کی ہے۔ عید الاضحیہ کی کوئی رخصت نہیں۔ حالانکہ سال میں صرف دو ہی دن مسلمانوں کے عید کے ہوتے ہیں۔ ہر اتوار کو مسیحی اپنے گرجوں میں جاتے ہیں۔ تو مسلمان شہر کے کسی نہ کسی حصہ میں کوئی نہ کوئی جلسہ کر کے اکٹھے ہونے کی کوشش کرتے ہیں۔ ہر جلسہ اپنی نوعیت کے لحاظ سے ایک اچنبھا ہی ہوتا ہے۔ جلسہ میں تو ان لڑکیاں باآواز بلند گاتی ہیں۔ حاضرین کرام کو محظوظ و مسرور کرنے کی انتہائی کوشش کرتی ہیں۔ گانا اور ناچنا اور رنگ رلیاں منانا۔ شراب پینا اور زنا کرنا کوئی جرم ہی نہیں سمجھتے۔ اللہ تعالیٰ ہی اصلاح فرمائے۔

"اولڈ ہو اسٹر لوئین مدرسہ سلیمانیہ فری ٹاؤن" نے اپنے سکول میں ۹ ر اکتوبر کو ۲ بجے بعد دوپہر جلسہ کرنے کے لئے خوبصورت بڑے کاغذوں پر دعوت نامے شائع کر کے بڑے بڑے لفافوں میں بند کر کے ارسال کئے۔ بندہ کو بھی بھیجا گیا۔ دو بجے میں نے لڑکا بھیج کر پتہ کیا۔ تو دیر تھی۔ میں ۳ بجے گیا۔ ایک گھنٹہ تک بعض معززین سے گفتگو ہوتی رہی۔ آمدہ لوگ جلسہ کے انتظار میں تھک گئے۔ چار بج گئے۔ ایک نے کہا یہ افریقہ کا ٹائم ہے۔ آخر کھڑے ہو کر فاتحہ خوانی سب نے کی۔ اور صدر کا انتخاب ہوا۔ الحاج السید الحسین صدر منتخب ہوئے جنہوں نے پہلے عربی میں تقریر کی۔ پھر انگریزی میں ترجمہ سنایا ہر مقرر نے تقریر شروع کرنے سے پہلے السلام علیکم ایہا المسلمون والمسلمات کہا۔ پھر لڑکیوں نے اور بعد میں لڑکوں نے عربی میں گیت گائے۔ جن کے معنی کسی کو بھی نہ آتے تھے۔ سب نے عربوں کی نقل میں قیمتی لمبے لمبے چوغے پہنے ہوئے تھے۔ اور ہر کس و ناکس کو عربی بولنے کا بے حد شوق دامنگیر ہے۔ الحمد للہ کہ لوگوں میں بیداری پیدا ہو رہی ہے۔ اور عربی زبان ام الالسنہ کو اپنانے کی پوری پوری کوشش کر رہے ہیں۔ چند نے قرآن کریم خوش الحانی سے پڑھا گیا۔ بعض نے عربی میں گفتگو کی۔ بعض نے تقریر کی۔ بعض نے عربی نظمیں پڑھیں۔ کیونکہ اس مدرسہ سلیمانیہ کا کام ہی عربی اور قرآن پڑھانا لیکن سادہ۔ یہاں قرآن کریم ۳۰ پارہ عم سے شروع ابتدا کرتے ہیں۔ تاکہ مشکل حصہ پہلے ہی حل کر لیا جائے سکول کے ہیڈ ماسٹر الفا عبد القادر رکول میرے دوست اور مہربان ہیں۔ انہوں نے سالانہ رپورٹ زبانی ہی پیش کی۔ فرمایا۔ طلباء کی تعداد ۱۰۲ سے ۱۳۲ ہو گئی ہے۔ والدین کا شوق کم ہوتا جاتا ہے۔ انگریزی پڑھانا جب فخر سمجھتے ہیں۔ اس لئے اب یوم والدین منا کر والدین کو بلا کر سمجھایا جائے گا۔ یہ سکول دو نسلوں سے چلا آتا ہے بہت پرانا ہے۔ عمدہ ہے۔ تین استاد ہیں۔ مسٹر فلک نے تقریر کی۔ کہ ہم اب مسلمان ہرگز نہیں رہے۔ مسجدیں خالی ہیں۔ نمازی کوئی نہیں۔ ہم سب خدا کو بھول گئے ہیں ہم سب وحشی ہیں۔ ہم کو مسلمان بننا چاہیئے۔ اور نماز پانچ وقت باقاعدہ ادا کرنی چاہیئے۔ اور سکول ہذا کی ہر طرح امداد کرنی چاہیئے۔ کیونکہ ہم سب نے اسی سکول میں عرصہ ۲۰ سال سے تعلیم پائی ہے۔ حاضرین کی چائے اور بسکٹ سے تواضع کی گئی۔ چندہ اکٹھا کیا گیا۔ ایک صاحب ابھی حج کر کے آئے ہیں۔ ایک صاحب ابھی کونسلر مقرر ہوئے ہیں۔ اور مسٹر مہدی سکرٹریٹ میں کونسل سیکرٹری مقرر ہوئے ہیں۔ سب کو مبارکباد کا ووٹ پاس کیا گیا۔ سب نے جواب دیا۔ بندہ نے ترقی کی چند تجاویز بتلائیں۔ بعدہٗ صاحب صدر نے سب کو کھڑا کر کے فاتحہ خوانی کر کے برکت بخشی۔ اور جلسہ بعد مغرب ختم ہوا۔ ایک صاحب کونسلر نے سب کو کھڑے کروا کر فوت شدہ بزرگوں کی روح کو ثواب پہنچانے کی خاطر اونچی آواز سے الحمد شریف اور ۳ دفعہ قل ھو اللہ بلند آواز کے ساتھ پڑھا۔ خدا کرے لوگ قرآن کریم کا ترجمہ اور مطلب سمجھنے کی کوشش کریں۔ اور حقیقی اسلام پر کاربند ہوں۔

چندہ حفاظت مرکز کے متعلق حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کا ارشاد

تمام جماعت ہائے احمدیہ کے امراء۔ صدر صاحبان۔ سیکرٹریان مال بلکہ ہر فرد جماعت احمدیہ کی توجہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے خطبہ جمعہ فرمودہ ۱۰ر دسمبر ۱۹۴۸ء کے مندرجہ ذیل الفاظ کی طرف مبذول کرائی جاتی ہے۔ حضور فرماتے ہیں۔

"یہ ظاہر اور صاف بات ہے۔ کہ جو لوگ وہاں (یعنی قادیان) رہتے ہیں۔ وہ خواہ کتنی قربانی بھی کریں۔ ان کی کمائی کی وہاں کوئی صورت نہیں۔ ان کی آمدن کی کوئی صورت نہیں۔ ان کی حالت ایسی ہی ہے۔ جیسے وہ اعتکاف میں بیٹھے ہوئے ہیں۔ لازمی طور پر ہمارا فرض ہے کہ ہم انہیں کھانا دیں۔ ہم انہیں کپڑے دیں وہ اگر بیمار ہو جائیں۔ تو ان کا علاج کریں۔ اور ضروریات انسانی کی جو دوسری چیزیں ہوں خواہ وہ کتنی ہی قلیل کیوں نہ ہوں۔ انہیں مہیا کریں قادیان میں اس وقت سوا تین سو آدمی ہیں۔ پھر ان کے پاس مہمان بھی آتے ہیں۔ چار سو افراد کے لئے اگر ہم ادنیٰ سے ادنیٰ کھانا بھی لے لیں۔ حالانکہ ان کے لئے تو اچھا کھانا چاہیئے۔ کیونکہ انہیں آزادی نہیں ہے۔ وہ ایک قسم کے قیدی ہیں۔ ادھر ادھر آزادی سے نہیں پھر سکتے۔ ان کی صحتوں کو قائم رکھنے کے لئے انہیں اچھے کھانے کی ضرورت ہے۔ اگر ادنیٰ سے ادنیٰ کھانا بھی ان کے لئے رکھیں۔ تب بھی ان کے لئے چھ ہزار روپیہ تو کھانے کے لئے چاہیئے۔ اگر دوسرے اخراجات بھی شامل کئے جائیں تو انہیں دس بارہ ہزار روپیہ ماہوار چاہیئے۔ اگر ہم اس بوجھ کو نہیں اٹھائیں گے۔ تو جہاں تک معنوی بات ہے۔ خدا تعالیٰ کے خزانہ میں کوئی کمی نہیں۔ جہاں تک مادی بات ہے۔ میں سمجھتا ہوں جماعت کے لئے دنیا میں منہ دکھانے کے لئے کوئی جگہ نہیں۔ رہ جائے گی۔"

وہ کون ایسا احمدی ہے جو اپنے واجب الاحترام امام کے مندرجہ بالا الفاظ سن کر کوشش نہیں کرے گا۔ کہ ہر رکاوٹ کو دور کر کے اپنا وعدہ چندہ حفاظت مرکز ادا کرے جلدی کریں۔ ایسا نہ ہو کہ وعدہ خلافی کرنے والوں کے زمرہ میں شامل کئے جاویں۔ (نظارت بیت المال)

پاکستان کی نئی تجارتی پالیسی اور نئی شرح تبادلہ

لندنی اخبار "اکانومسٹ" کا مقالہ

لندن بذریعہ ریڈیو۔ معروف روزنامہ "اکانومسٹ" کے ۲۲ر اکتوبر کے پرچہ میں پاکستان کی نئی تجارتی پالیسی اور شرح تبادلہ پر مندرجہ ذیل مقالہ شروع ہوا۔ پاکستانی روپے کی قیمت نہ گھٹانے کے فیصلہ سے حکومت پاکستان کو جس چیلنج کا سامنا کرنا پڑا ہے۔ اس کے جواب میں تین ہفتے کی سرگرمیوں کے بعد حکومت پاکستان نے ایک نئی تجارتی پالیسی کا اعلان کیا ہے۔ جو مسائل اہم ہیں۔ یہ کہنا زیادتی نہیں۔ کہ پائیدار بنیادوں پر احتیاط سے قائم کی ہوئی معیشت کو حکومت پاکستان کے فیصلے سے نہیں۔ بلکہ سٹرلنگ علاقے کے ان ملکوں کے فیصلے سے خطرہ ہے جو اپنی کرنسی کی قیمت گھٹا چکے ہیں۔ اگر اس مسئلے کو دوسرے تمام امور سے الگ تھلگ رہ کر جانچا جائے۔ تو پاکستانی روپے کی قیمت گھٹانے کی کوئی ضرورت نہیں تھی۔ کیونکہ یہ پوچھا جاتا تھا۔ کہ جب نہ صرف سٹرلنگ علاقے بلکہ امریکہ سے بھی تجارتی توازن پاکستان کے حق میں ہے۔ تو پاکستان ایسا قدم کیوں اٹھائے۔ جس سے درآمد شدہ اشیاء کے اخراجات بڑھیں۔ اور برآمد بڑھانے سے کوئی اچھی صورت بھی پیدا نہ ہو۔ پاکستان کی برآمدی اشیاء کی مانگ میں کوئی لچک نہیں تھی۔ کیونکہ مانگ پہلے ہی زیادہ تھی۔ اور ان کی فروخت میں پاکستان کے لئے کوئی مشکل نہیں تھی۔ اس خیال کے پیش نظر قیمت گھٹانے کا نتیجہ یہی نکلتا۔ کہ نرخوں کے جس چڑھاؤ پر حکومت قابو پا چکی ہے۔ وہ پھر نمایاں ہو جاتا۔ اور پاکستان کو ایسے وقت پر امریکہ اور قیمت نہ گھٹانے والے دوسرے ممالک سے زیادہ قیمت پر مشینری منگوانی پڑتی جب کہ وہ صنعتی ترقی کے ایک وسیع منصوبے کی دہلیز پر کھڑا ہے۔

یہ دلائل کتنے ہی اچھے کیوں نہ ہوں اور نظریاتی اعتبار سے کتنے ہی مناسب کیوں نہ ہوں۔ یہ حقیقت پھر بھی باقی رہتی ہے۔ کہ جس ملک کی خوشحالی کا دارومدار زیادہ تر برآمد پر ہو۔ وہ الگ تھلگ رہ کر گذارا نہیں کر سکتا۔

اصل مسئلہ یہ ہے کہ آیا پاکستان کی برآمدی اشیاء کی مانگ میں واقعی کوئی لچک موجود ہے۔

اگر پاکستان نرخ گھٹائے بغیر اپنی برآمد جاری رکھ سکے۔ اور یہی سارے مسئلے کا بنیادی نکتہ ہے۔ تو اسے نرخوں کے اتار کے اثرات کا خوف نہیں رہے گا۔ یہ مسئلہ پاکستان کی تاریخ کا نازک ترین مسئلہ ہے۔ جس طریقے سے حکومت اس کا سامنا کر رہی ہے۔ اس سے ایک عام تاجر میں ایسی غیر یقینی سی حالت پیدا ہے۔ کہ وہ اسے پسند کرے یا صورت حالات کے حقائق کو سلجھانے میں ناکامی کو ناپسند کرے۔ وزیر تجارت نے جس پریس کانفرنس میں نئی تجارتی پالیسی کا اعلان کیا۔ اس میں کہا "برآمد کرنے والے تاجروں کو میرا مشورہ اور درخواست یہ ہے۔ کہ وہ اپنی برآمد کی رفتار کو تیز تر اور بہتر بنائیں"۔ ایسی بات کا کہنا اس پر عمل سے زیادہ آسان ہے۔ اور برآمدی تاجر شاید کوئی ایسا مشورہ زیادہ پسند کرتے۔ جس سے انہیں یہ معلوم ہو سکتا۔ کہ وہ خریداروں کو کس طرح مجبور کریں کہ وہ ان ہی اشیاء کا تقریباً چوالیس فی صدی زیادہ نرخ قبول کر لیں جو ان کو بھیجی جا رہی ہیں۔ اس بات کی پوری اعتماد کے ساتھ توقع تھی۔ کہ حکومت پیداوار کرنے والوں کا نقصان بٹائے گی۔ وہ یا تو محاصل کو دور کر دیگی یا ان میں کمی کر دے گی لیکن محاصل کا حال یہ ہے۔ کہ کپاس کی فی گانٹھ پر ساٹھ روپے اور پٹ سن کی فی گانٹھ پر بیس روپے محصول عائد کیا جاتا ہے۔ اور اگر اس میں کمی کی جائے۔ تو بجٹ کے اندازوں کے سختی سے پلٹ ہونے کا خطرہ ہے۔ اب معلوم ہوتا ہے۔ کہ محاصل میں کوئی خاص کمی نہیں ہو گی۔ البتہ چھوٹے ریشے کی کپاس کا محصول ساٹھ روپے سے چالیس روپے فی گانٹھ کر دیا جائے گا۔

(بقیہ صفحہ ۵)

دیکھو گے اور بہتوں کو حسرت ہوگی کہ کاش ہم نے نظر کے سامنے کوئی قابل قدر کام کیا ہوتا سو اس وقت ان حسرات کا جلد تدارک کرو۔ جسطرح پہلے نبی رسول اپنی امت میں نہیں رہے میں بھی نہیں رہونگا۔ سو اس وقت کی قدر کرو۔ اور اگر تم اس قدر خدمت بجا لاؤ کہ اپنی غیر منقولہ جائدادوں کو اس راہ میں بیچ دو پھر بھی ادب سے دور ہوگا کہ تم خیال کرو کہ ہم نے کوئی خدمت کی ہے۔ تمہیں معلوم نہیں کہ اس وقت رحمت الٰہی اس دین کی تائید میں جوش میں ہے اور اسکے فرشتے دلوں پر نازل ہو رہے ہیں۔ ہر ایک عقل اور فہم کی بات جو تمہارے دل میں ہے وہ تمہاری طرف سے نہیں بلکہ خدا کی طرف سے ہے آسمان سے عجیب سلسلہ انوار جاری اور نازل ہو رہا ہے۔ پس میں بار بار کہتا ہوں کہ خدمت میں جان توڑ کر کوشش کرو مگر دل میں مت لاؤ کہ ہم نے کچھ کیا ہے اگر تم ایسا کروگے تو ہلاک ہو جاؤ گے۔ یہ تمام خیالات ادب سے دور ہیں اور جسقدر بے ادب جلد تر ہلاک ہو جاتا ہے۔ ایسا جلد کوئی ہلاک نہیں ہوتا۔ اور میں یہ بھی کہتا ہوں کہ اس خدمت کے ساتھ دوسری خدمات میں بھی سست مت ہو بہت ناداں وہ شخص ہے کہ وہ اگر کوئی نیکی کرتا ہے تو اس طرح پر کہ ایک نیکی میں فتور ڈالکر دوسری نیکی بجا لاتا ہے۔ وہ خدا کے نزدیک کچھ چیز نہیں بلکہ تم سب نیکیوں اور خدمتوں کو ہی اپنے دستور کے مطابق بجا لاؤ۔۔۔۔۔ سو اے جماعت کے سچے مخلصو خدا تمہارے ساتھ ہو۔۔۔۔ اللہ تعالےٰ آپ تمہارے دلوں میں القا کرے کہ یہی وقت ہمت کا ہے۔ اب اس سے زیادہ کیا لکھوں۔ خدا تعالےٰ آپ لوگوں کو توفیق دیدے آمین ثم آمین الراقم خاکسار میرزا غلام احمد"

(ضمیمہ ریویو آف ریلیجنز ستمبر ۱۹۰۳ء)

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی اس ایمان افروز اور روح پرور تحریر کے پیش نظر احباب جماعت کو چاہیئے کہ جلد از جلد سلسلہ کی مالی مشکلات کو اپنی مالی خدمات پیش کر کے دور کریں اور بجائے کسی قسم کی سستی دکھانے کے وہ پہلے سے بھی بہت زیادہ ہمت و اخلاص اور جوش کا مظاہرہ کریں اور اس الٰہی سلسلے کی خاطر ایسے آڑے وقتوں میں اپنے مال قربان کر کے اللہ تعالےٰ کے پیارے مسیح و مہدی علیہ السلام کی مقدس روح کی راحت و خوشنودی کا موجب بنیں حضور یہ ایک الٰہی تجارت ہمارے لئے کھول گئے ہیں کہ دوسری ہر قسم کی تجارتوں میں گھاٹے اور نقصان کا امکان ہے مگر اس میں ہر لحاظ سے اور ہر طرف سے فائدہ ہی فائدہ ہے۔ آج ہم میں سے ہزاروں ایسے احباب ہیں جو بصد حسرت بعض دفعہ دل میں خیال کرتے ہوں گے کہ کاش ہمیں بھی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا زمانہ نصیب ہوتا اور ہم بھی حضور کی زیارت سے اور حضور کے وقت میں خدمت اور قربانیاں کرنے کا شرف حاصل کرتے اور اولین میں شمار ہوتے۔ ایسے احباب کی خدمت میں عرض ہے کہ اب بھی ہمیں اللہ تعالےٰ کا شکر گذار ہونا چاہیئے کہ اس نے ہمیں ایسا زمانہ نصیب کیا ہے۔ جس میں اللہ تعالےٰ کا موعود خلیفہ اور حسن و احسان میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا نظیر اور مثیل مصلح موعود ایدہ اللہ تعالےٰ ہم میں موجود ہے اور سلسلہ کے لئے مالی و جانی قربانیاں کر کے سابقون میں شامل ہونے اور ابدی ثواب حاصل کرنے کا موقعہ آج بھی موجود ہے۔ آج ہم میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا وہ موعود فرزند ارجمند موجود ہے اور ہمیں اس کی بیعت کا شرف حاصل ہے۔ جس کے متعلق صدہا سال سے اللہ تعالےٰ اپنے نبیوں بزرگوں اور اولیاء کے ذریعے دنیا کو بشارتیں دیتا چلا آیا ہے۔ پھر بعد اسکے وہ وقت آتا ہے کہ ایک سونے کا پہاڑ اللہ تعالےٰ کی راہ میں خرچ کر کے بھی اسوقت کے روپیہ خرچ کرنے کا ثواب حاصل نہیں ہو سکے گا۔

پس ہم میں سے مبارک ہے وہ جو ایسے موقعہ کو ہاتھ سے جانے نہ دے اور اپنے عزیز مال کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مثیل اور خلیفہ اور مصلح موعود کی زندگی میں حضور کی منشاء کے مطابق دینی اغراض میں خرچ کرنے کے لئے پیش کرتا ہے۔ اللہ تعالےٰ ہمارے محبوب آقا کو لمبی زندگی اور صحت عطا فرمائے اور حضور کی زندگی میں اللہ ہمیں اسلام کا تمام دنیا پر غلبہ دیکھنا نصیب کرے۔ وما ذالک علی اللہ ببعید۔

الفضل میں اشتہار دیکر اپنی تجارت کو فروغ دیں۔

دعائے مغفرت

دو منشی غلام حیدر صاحب دار محلہ دار الرحمت قادیان جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابی تھے۔ فالج کے دوبارہ حملے کی وجہ سے چھ روز بیمار رہ کر ۲۷ نومبر اپنے مولیٰ حقیقی کے حضور حاضر ہو گئے۔ انا للہ و انا الیہ راجعون۔ دوست مغفرت اور بلندیٔ درجات کے لئے دعا فرمائیں۔ عبد القادر واقف زندگی پوسٹ بکس ۵۱۸ کراچی۔

وصایا

منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جاتی ہیں۔ تا کہ اگر کسی کو کوئی اعتراض ہو۔ تو وہ دفتر کو اطلاع کر دے۔ (سیکرٹری بہشتی مقبرہ)

وصیت نمبر ۱۱۹۲۸ میں محمد ناظر ولد چوہدری بڈھے خان صاحب قلعہ صوبا سنگھ ڈاکخانہ خاص ضلع سیالکوٹ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۹/۸ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں چونکہ میرے والد صاحب اس وقت بفضلہ تعالیٰ بقید حیات ہیں۔ اور میری کوئی جائداد منقولہ و غیر منقولہ نہیں ہے۔ فی الحال میری مستقل آمد کوئی نہیں البتہ تجارت کے ذریعہ کچھ کماتا ہوں جس کا اندازہ ماہوار ۶۰/- روپے ہے۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ کرتا ہوں۔ رکمی و بیشی کے مطابق حصہ آمد ادا کرتا رہوں گا۔ نیز میرے مرنے کے وقت میرا جس قدر متروکہ ہوگا۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ ہوگی۔ العبد: محمد ناظر ولد بڈھے خان ریلوے اسٹیشن تحصیل نارووال گواہ شد: عبد الرحمن خان مولوی فاضل ٹیچر ناصر F.B. High School گواہ شد: عنایت اللہ امیر جماعت بہلول پور تحصیل نارووال ضلع سیالکوٹ

وصیت نمبر ۱۱۹۲۹ میں امۃ الحفیظ زوجہ پیر محمد یوسف صاحب سیکرٹری مال ٹوبہ ٹیک سنگھ ڈاکخانہ خاص ضلع لائلپور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱/۱۹ ۴۹ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری جائداد اس وقت کوئی نہیں ہے میرا حق ۵۰۰/- روپیہ ہے۔ جس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ کرتی ہوں۔ میرا جیب خرچ ۸/- ماہوار ہے۔ جس کا حصہ ۱۲/- ماہوار بنتا ہے۔ اس کا ۱/۱۰ حصہ تازیست انشاء اللہ ادا کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میرے مرنے کے وقت میری جس قدر جائداد ہوگی۔ اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ الامۃ:- امۃ الحفیظ موصیہ گواہ شد: محمد اقبال ہیڈ ماسٹر ڈی بی ہائی سکول۔ گواہ شد:- پیر محمد یوسف خاوند موصیہ

وصیت نمبر ۱۱۹۳۰ میں محمد الدین میونسپل ٹیچر ولد چوہدری مہر دین صاحب مسکنہ ٹوبہ ٹیک سنگھ ڈاک خاص ضلع لائلپور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱/۴۹ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائداد اس وقت ماہوار آمد ۵۰/-/- روپیہ ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میرے مرنے کے وقت میرا جس قدر متروکہ ہوگا اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ ہوگی۔ العبد: محمد دین میونسپل ٹیچر: گواہ شد: محمد سعید پوسٹل پنشنر محلہ اسلام پورہ ٹوبہ ٹیک سنگھ گواہ شد: محمد اقبال ہیڈ ماسٹر ڈی بی ہائی سکول۔ ٹوبہ ٹیک سنگھ

پاکستان کسی قسم کی دھمکیوں سے مرعوب نہیں ہوسکتا

پشاور میں چودھری نذیر احمد کی تقریر

پشاور ۸ نومبر۔ وزیر صنعت پاکستان چوہدری نذیر احمد خان نے چوک یادگار میں جلسہ عام میں تقریر کرتے ہوئے کہا۔ کہ اگر کوئی طاقت سمجھتی ہے کہ پاکستان کو دھمکیوں سے مرعوب کیا جاسکتا ہے۔ تو میں اسے بتا دینا چاہتا ہوں کہ پاکستان کا ہر باشندہ ایسی دھمکیوں کا جواب تلوار سے دے گا۔ آپ نے اپنے دورہ سرحد کے دوران میں پہلے جلسہ عام میں پٹھانوں کو خطاب کرتے ہوئے کہا کہ پاکستان کی بنیاد قربانیوں پر رکھی گئی ہے۔ ہمیں چاہیئے۔ کہ ہم اس کی حفاظت کے لئے ہر قسم کی قربانی دینے کے لئے تیار ہو جائیں۔

آپ نے کہا اب پاکستان کو ہر سرکاری اور غیر سرکاری خدمت کی ضرورت ہے۔ آپ نے کہا ہر پاکستانی بجلی کے فیوز کی مانند ہے۔ اور جب تک تمام فیوز کام نہ کریں مشینری کام نہیں کر سکتی۔

آپ نے قبائلی علاقوں کے باشندوں سے ملاقات کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ ان میں پاکستان کے لئے گرمی محبت اور ہمدردی پائی جاتی ہے۔ اور وہ مسئلہ کشمیر سے بہت زیادہ مضطرب ہیں۔ آپ نے کہا پاکستان کشمیر کے معاملہ میں غیر جانبدارانہ استصواب کے سوا کسی دوسری تجویز کو منظور نہیں کرے گا۔ خواہ اسے طاقت آزمائی ہی کیوں نہ کرنی پڑے۔

بہرکیف عوام کو مطمئن رہنا چاہیئے۔ اور حکومت کی پالیسی کو بلا سوچے سمجھے ہدف تنقید نہیں بنانا چاہیئے۔ کیونکہ اس طرح ملک کے اندر تخریب پسند عناصر کو تقویت ملتی ہے۔ اور یہ چیز بیرونی دشمنوں سے زیادہ خطرناک ہے۔

آپ نے کہا جو لوگ حکومت کو سست رفتاری کا طعنہ دیتے ہیں۔ انہیں چاہیئے کہ وہ درگئی ملاکنڈ درگئی اور مردان میں جا کر دیکھیں کہ صنعتی ترقی کے لئے کیا کچھ کیا گیا ہے۔ پاکستانی روپے کی قیمت میں تخفیف نہ کرنے سے ملک کو اقتصادی تعطل کا سامنا ہو گیا ہے۔ لیکن یہ فوراً ہی ختم ہو جائے گا۔

آخر میں آپ نے ملکی مصنوعات کی سرپرستی کرتے ہوئے کہا کہ اس طرح پچاس لاکھ پاکستانیوں کے لئے ذریعہ معاش فراہم ہوسکتا ہے۔

اغواشدہ بچوں اور عورتوں کی بازیابی کے لئے نئے انتظامات

لاہور ۸ نومبر۔ ہندوستان کے مختلف مقامات سے بچھڑی ہوئی اور اغواشدہ عورتوں اور بچوں کی جلد از جلد بازیابی کے پیش نظر حکومت مغربی پنجاب ایسے بچوں اور عورتوں کے لئے نئے انتظامات کر رہی ہے۔ چھینی ہوئی مستورات اور بچوں کے متعلق اطلاعات اکٹھی کرنے کے لئے جو ابھی تک بازیاب نہیں ہو سکے مطبوعہ فارم تحصیلوں۔ پولیس تھانوں اور ملازمان محکمہ آبادکاری اور محکمہ مال کی معرفت مہیا کئے جا رہے ہیں۔ اغواشدہ عورتوں اور بچوں کے رشتہ دار ان فارموں کو ان ہدایات کے مطابق جو فارم کی پشت پر تحریر ہیں پُر کر کے کسی نزدیک ترین تھانہ میں دے دیں جہاں سے وہ دفتر افسر انچارج محکمہ بازیابی مستورات بیلی بلڈنگ متصل سول سیکرٹریٹ لاہور کو بھیج دیئے جائیں گے۔ یہ فارم ہر عمر کی عورت اور سولہ برس سے کم عمر کے لڑکوں کے لئے ہوں گے۔ اگر ایسے اشخاص کے نام اور اپنے پتے معلوم ہوں۔ جن کے قبضہ میں اغواشدہ افراد موجود ہیں تو مذکورہ کوائف متعلقہ خانوں میں درج کئے جائیں۔ اگر مشرقی پنجاب سے آئے کوئی خط موجود ہو۔ جس سے مغویہ عورت یا بچے کی موجودگی کا پتہ چلتا ہو۔ تو اسے بھی فارم کے ساتھ شامل کیا جائے۔

بمبئی میں سوشلسٹوں اور سنگھیوں کا تصادم

بمبئی ۸ نومبر۔ کل شام سیواجی پارک میں جہاں راشٹریہ سیوک سنگھ کے لیڈر گورو گولوالکر کا خیر مقدم کیا جا رہا تھا سوشلسٹوں کے ایک گروہ اور راشٹریہ سیوک سنگھ کے والینٹروں کے مابین تصادم رونما ہوا۔ جس کے نتیجہ میں دو سوشلسٹ شدید زخمی ہوئے جنہیں ہسپتال پہونچایا گیا۔ ۰۰م سے زائد سوشلسٹوں نے مظاہرہ کیا اور سیواجی پارک کے باہر راشٹریہ سیوک سنگھ کے خلاف نعرے لگائے۔ سوشلسٹ کارکنوں نے پارک میں زبردستی گھسنا چاہا۔ لیکن انہیں سنگھی والینٹروں نے پارک میں داخل ہونے سے روکا۔ اس کے نتیجہ میں تصادم ہوگیا جس میں دو سوشلسٹ کارکن شدید زخمی ہوئے۔

رحم کی درخواست مسترد کر دی گئی

نئی دہلی ۸ نومبر۔ گورنر جنرل ہندوستان نے ناتھو رام گوڈسے اور نرائن آپٹے کی رحم کی درخواستیں مسترد کر دی ہیں۔ گوڈسے اور آپٹے کو گاندھی جی کے قتل کی پاداش میں سزائے موت کا حکم سنایا جا چکا ہے دونوں مجرموں کو بتاریخ ۱۵ نومبر انبالہ میں پھانسی دے دی جائے گی۔

حفظان صحت کی ٹریننگ کیلئے ایک ادارہ کا قیام

محکمہ صحت عامہ کی سرگرمیاں

لاہور ۸ نومبر۔ ۱۹۴۷ء میں برصغیر ہندوستان کی تقسیم پر صوبہ مغربی پنجاب کے حصہ میں محکمہ صحت عامہ تو آگیا۔ لیکن اس میں صحت عامہ سے متعلق خاص قابلیت کے افسروں کا تقریباً فقدان رہا۔ ان حالات کے پیش نظر حکومت کو مجبوراً دو دو ضلعوں کا چارج ایک ایک ڈسٹرکٹ میڈیکل افسر ہیلتھ کے سپرد کرنا پڑا۔ جو انسدادی تدابیر میں تربیت رکھتے تھے میڈیکل گریجویٹ جنہیں انسدادی علاج معالجہ میں خاص تعلیم و تربیت حاصل کرنے کا شوق تھا۔ وہ ایسی تربیت کے لئے بیرونی ممالک میں جانے کی استطاعت نہیں رکھتے تھے۔ اس کے علاوہ کلکتہ ہائجین انسٹی ٹیوٹ میں طلباء کی ٹریننگ کے لئے حکومت ہندوستان کے زائد اخراجات کا مطالبہ جو ۳۵ ہزار روپیہ سے اوپر تھا۔ حصول مقصد کے لئے بہت گراں تھا۔ محکمہ میڈیکل اور محکمہ صحت عامہ کے ادغام پر مغربی پنجاب میں انسدادی علاج میں ٹریننگ کی ضرورت زیادہ سے زیادہ محسوس ہونے لگی۔ ایسے حالات میں کرنل ڈائریکٹر ہیلتھ سروسز مغربی پنجاب نے ایک دلیرانہ قدم اٹھایا۔ جس کی بدولت حفظان صحت اور انسدادی علاج کا ایک ادارہ معرض وجود میں آگیا۔ یہ انسٹیچیوٹ ایک ایسی دو منزلہ عمارت میں قائم کیا گیا ہے۔ جسے جدید طرز پر بنایا گیا ہے۔ یہ عمارت اتنی کشادہ ہے۔ کہ اس میں طلباء کی تربیت کے لئے مختلف شعبے بخوبی سما سکتے ہیں۔

ڈاکٹر کے ایس شاہ ڈین انسٹی ٹیوٹ ہیں۔ آپ نے جان ہاپکنز یونیورسٹی (امریکہ) سے ڈاکٹر آف سائنس کی ڈگری حاصل کی ہوئی ہے۔ آپ راک فیلر فونڈیشن کے بین الاقوامی شعبہ صحت کے سابق فیلو بھی ہیں۔ آپ کے رفیق کار ڈاکٹر کیو۔ ایم سعید ڈی۔ پی۔ ایچ ہیں جو گرم ملکوں کی امراض کے لئے خاص قابلیت رکھتے ہیں۔ انہیں چھوت چھات والی امراض کے انسداد اور ان پر قابو پانے کا پچیس سالہ تجربہ ہے۔ سٹاف کے دوسرے اراکین اپنے اپنے مضامین کے ماہر اور بیرونی ملکوں کی تعلیمی قابلیت کے مالک ہیں۔ صحت عامہ میں ڈپلومہ کورس کی ٹریننگ یکم اکتوبر ۱۹۴۹ء کو شروع ہوئی تھی۔ ٹریننگ میں شامل ہونے والے میڈیکل افسروں کا پہلا دستہ جولائی ۱۹۵۰ء میں اپنی ٹریننگ ختم کرلے گا۔ جس سے انسدادی علاج میں تربیت یافتہ اشخاص کی موجودہ زبردست کمی پوری ہو جائے گی۔ مذکورہ انسٹی ٹیوٹ میں سینیٹری انسپکٹروں۔ لیڈی ہیلتھ وزیٹروں۔ سینیٹری سپروائزروں۔ پبلک انیلیسٹس اور ویکسینیٹروں کو بھی ٹریننگ دی جاتی ہے۔ اس کے علاوہ ملیریا کی روک تھام کے لئے خاص ٹریننگ بھی یہیں سے حاصل ہوتی ہے۔

مزدوروں کی ایک اور بین الاقوامی جماعت قائم کی جائیگی

لنڈن ۸ نومبر۔ آزاد مزدوروں کی ایک نئی عالمگیر جماعت بنانے کے لئے بین الاقوامی ٹریڈ یونین کانفرنس کے انعقاد کی تیاریاں مکمل ہونے کو ہیں۔ یہ کانفرنس ۲۸ نومبر کو لنڈن میں منعقد ہوگی۔ اور ۹ دسمبر تک جاری رہے گی۔ اس میں مجوزہ آئین کی تصدیق ہوگی۔ عہدہ دار اور انتظامیہ اداروں کا چناؤ ہوگا۔ انتظامیہ مشینری قائم ہوگی۔ اور مستقبل کا پروگرام معین ہوگا۔

پچپن ملکوں اور ۱۹ نو آبادیات کے نمائندہ قومی ٹریڈ یونین مراکز ۲۳ دوسری قومی جماعتوں اور اٹھارہ بین الاقوامی مزدور دفاتر کو شرکت کی دعوت دی گئی ہے۔ جتنے وفود کانفرنس کے سلسلے میں لنڈن کے کاونٹی ہال میں جمع ہوں گے۔ وہ دنیا کی آزاد اور جمہوری مزدور جماعتوں کے نمائندے ہوں گے۔ اور ان کے اختیار کا سوائے ان کے اور کوئی منبع نہیں ہوگا۔

کانفرنس میں آزاد ٹریڈ یونین تحریک کے آئینی اور تشکیلی پہلوؤں پر اس حد تک پوری بحث ہوگی۔ جہاں تک اس کے کام ذمہ داریوں اور فرائض کا تعلق ہے خاص خاص علاقوں کی مخصوص ضروریات کے لئے علاقائی مشینری کے سوال پر بھی غور ہوگا۔ بین الاقوامی مزدور جماعت اور بین الاقوامی ٹریڈ سیکرٹریٹ کے درمیان تعلقات کی نوعیت بھی زیر بحث آئے گی۔ اس امر کو تسلیم کیا جاتا ہے۔ کہ نئی جماعت کی کامیابی کا دارومدار اس بات پر ہے۔ کہ اس وقت بیس کے قریب جو بین الاقوامی ٹریڈ سیکرٹریٹ قائم ہیں ان سے مؤثر تعاون کی صورت نکل آئے۔ پہلی جماعت کے قیام کے وقت جو مشکلات اس سلسلے میں پیش آئیں اس دفعہ ان کی توقع نہیں۔ خیال ہے کہ بین الاقوامی ٹریڈ سیکرٹریٹ سے قیادت ذاتی اثر اور تنظیم کے لئے مؤثر اور طاقتور کمک آئے گی۔

کشمیر میں سنسکرت کالج کھولنے کا منصوبہ

سرینگر ۸ نومبر۔ ٹائمز آف انڈیا میں یہ اطلاع شائع ہوئی ہے کہ کشمیر کے وزیر اعظم عبداللہ نے ہندوؤں کے ایک تیرتھ مٹن میں تقریر کرتے ہوئے کہا یہ جگہ پرانے زمانہ میں ہندوؤں کا مرکز علم و فضل رہنے کا شرف حاصل کر چکی ہے۔ وقت آگیا ہے کہ یہاں سنسکرت کا کالج کھول دیا جائے۔ تاکہ پرانا ہندو کلچر پھر زندہ ہو جائے۔